ڈاکٹر ایم اجمل انڈیا

# مرد اور عورت کا کائنات میں کام اور مقام
## سائنس کی ایک جدید تحقیق

(۱)　دنیا میں انسان کی آمد، انسان کا خالق سے رشتہ، انسان کا مخلوق سے رشتہ، انسان کا کائنات سے رشتہ، انسان کا انسان سے رشتہ مرد اور عورت کا کائنات میں کام و مقام یہ چند بہت اہم بنیادی سوالات رہے ہیں۔ جن کا جواب تاریخ کے ہر دور میں آسمانی ہدایت کے تحت بھی دیا گیا اور خالص فلسفیانہ اور عقلی جوابات بھی دیئے گئے۔ اسی طرح کے اہم ترین سوال یعنی اختلافِ مرد و زن وحیثیت مرد و زن پر حالیہ دور میں پھر اختلاف اور بحث چھڑی ہوئی ہے۔ ہوا یہ کہ ماہ جنوری میں ایک مباحثہ کے دوران دنیا کی 100 سب سے بہتر یونیورسٹیوں میں نمبر ایک کی یونیورسٹی ہارورڈ کے صدر لیری سمرس (Larry Summers) نے ایک سوال کے جواب میں یہ کہہ دیا کہ حساب اور انجینئرنگ جیسے مضامین میں خواتین کی کم نمائندگی کی وجہ حیاتیاتی اختلافات (جسمانی) ہو سکتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے دنیا کے مختلف ترقی یافتہ ممالک میں اس سلسلہ میں ہوئی ریسرچ کا حوالہ بھی دیا۔ امریکہ کی ایک تحقیق میں کیمیلا بینبو (Camilla Benbow) اور ڈیوڈ لیبنکی (Daid Lubinski) 20 سال تک ذہین طلباء کے ریکارڈ کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ لڑکے حساب، سائنس اور انجینئرنگ میں بہتر صلاحیت دکھاتے ہیں اور لڑکیاں بائیولوجی، سماجیات اور عمرانیات میں زیادہ بہتر صلاحیت اور دلچسپی دکھاتی ہیں۔ جرمنی کی گین یونیورسٹی کے سائنسدان پیٹر ایکیمپل وغیرہ نے اس کی ایک امکانی وجہ زمانہ حمل میں نر جنین کا مردوں کے خاص ہارمون (Testosterone) سے زیادہ فیضیاب ہونا بتایا ہے جبکہ مادہ جنین کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔ (وکاس سنگھ ٹائمز آف انڈیا 30/1/05) لیری سمرس کے اس علمی انکشاف کے بعد دنیا بھر میں اس موضوع پر بحث چھڑی ہوئی ہے۔ امریکہ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ امریکی اسکولوں میں اساتذہ میں خواتین کی تعداد 35% ہے مگر حساب اور سائنس کے میدان میں یہ تعداد 20% رہ جاتی ہے۔ (ٹائمز آف انڈیا 28/1/05)

ایک اور تحقیق جو کہ 7/2/05 کو شائع ہوئی اس کے مطابق مردوں کا دماغ خواتین کے مقابلہ میں 4 گنا تیز ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق مردوں کے دماغ کے خلیات Cells میں پیغامات کی ترسیل کی رفتار خواتین کی رفتار سے 4 گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ٹورنٹو یونیورسٹی کے پروفیسر ایڈ اور فلپ ورنان اور یونیورسٹی آف ویسٹرن اونٹاریو کے اینڈریو جانسن نے اپنی تحقیقات کی روشنی میں بتایا کہ ہم نے 186 مرد طلباء اور 201 طالبات پر مختلف سائنسی تجربات سے

دونوں کے دماغی خلیات کی رفتار کار میں یہ فرق پایا۔ اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ مردوں کے دماغی خلیات پر ایک حفاظتی مادہ مائلین Myelin کی پرت خواتین کے خلیات کے مقابلہ میں زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان خلیات کے درمیان اور آپس میں خواتین کے خلیات کے مقابلہ زیادہ سرعت سے پیغامات ارسال ہوتے ہیں۔

(۲) سائنسدانوں نے پایا کہ کسی شے کو دیکھنے کے بعد اس کی اطلاع کو آنکھ سے دماغ کے اُس حصے تک پہنچنے میں جہاں سے اسے یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے جو وقت لگتا ہے وہ مدت خواتین میں زیادہ ہے۔

راجر ڈابسن اور آئبرڈیل۔ سنڈے ٹائمز لندن بحوالہ 7/2/05 to 1 ان سائنسی انکشافات کے بعد ''جدیدیت'' اور ''سائنسی فکر'' کے حاملین نے عجیب غیر سائنسی اور اڑیل رویہ اپنایا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اختلاف یا فرق بناوٹ کا نہیں ماحول کا ہے۔ کیونکہ عرصہ دراز سے خواتین کی حق تلفی ہوتی رہی ہے انکو کمتر، کم عقل اور کمزور بتایا گیا ہے تو شاید انہوں نے بھی ایسا مان لیا ہے ورنہ اگر ان کو مردوں کے برابر مواقع ملیں تو وہ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ وغیرہ

مگر مغرب کے ہی بڑے بڑے مفکرین اور محققین بھی کوئی ''دقیانوسی ملا'' تو نہیں ہیں اگر وہ تجربات کی روشنی میں کچھ رائے اور نتائج پیش کر رہے ہیں تو یا تو اسے مان لینا چاہیے یا اسے ردّ کرنے کے لئے علمی، عقلی، تاریخی دلائل لانے چاہئیں۔ ورنہ بقول پروفیسر اسٹیون پنکر (Steven Pinker) کے کہ کسی سائنسی رائے کو پیش کر دینے سے ہی اتنا مشتعل ہو جانا اور کوئی دلیل نہ دینا سچائی کو جارح بتانے جیسا ہے۔ پروفیسر موصوف اسی ہارورڈ یونیورسٹی میں علم النفسیات کے پروفیسر ہیں۔ انسانی سماج میں مرد اور عورت کی ذمہ داریاں، حقوق اور دائرہ کار کے بارے میں جو الٰہی رہنمائی ملتی ہے اس کے برخلاف جب بھی انسانوں نے چلنے کی کوشش کی تو یا تو عورت کو دیوی بنایا یا دیوداسی۔ مگر اس کو اس کا صحیح مقام، مرتبہ اور دائرہ کار نہیں دیا۔ اس حقیقت سے کیسے انکار ممکن ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی بناوٹ، مزاج، رجحانات، اندرونی نظام اور ہارمون کا نظام اور ان کے افعال سب انتہائی مختلف ہیں۔ اب یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک جیسے ہی کاموں کے لئے اتنی الگ مخلوق بنائی جاتی؟ اگر مرد اور عورت دونوں ایک جیسے کام کر سکتے ہیں یا ایک جیسی ذمہ داریاں اٹھا سکتے ہیں تو دونوں میں اتنا واضح بدنی، ذہنی، نفسیاتی فرق کیوں ہے؟

عورتوں کو کمزور بتا کر ان پر ظلم کرنا کسی بھی الٰہی رہنمائی کے شایان شان نہیں ہے، جن طاقتوں نے عورتوں کی ترقی کے نام پر انہیں 24 گھنٹہ کام پر لگا دیا ہے۔ وہ ہی دراصل سب سے بڑے ظالم ہیں۔ ورنہ شریعت نے دونوں کو ان کے لئے موزوں دائرہ کار مختص کیا ہے۔ اسی لحاظ سے عائلی اور سماجی قوانین بنائے گئے ہیں۔ ترغیبات کے ذریعہ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا بات ہوگی کہ آخری خطبہ میں اور آخری وصیت میں حضور اکرم ﷺ نے عورتوں سے خصوصی بہتر برتاؤ کی تلقین کی۔ جن جدید وقدیم تہذیبوں نے اس تقسیم دائرہ کار کو نظر انداز کیا انہوں نے مرد و زن دونوں کے ساتھ ظلم کیا۔ سائنس جوں جوں ترقی کرے گی اور حقیقتوں سے پردہ اٹھائے گی اسلام کا چہرہ روشن سے روشن تر ہوتا جائے گا۔ باطل کا پروپیگنڈہ بیکار جائے گا۔